مدینے کے فضائل

مع

یادِ مدینہ

12-July-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدمت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستَّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے

فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ستَّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستَّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالٰی تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائق بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح وشام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف وتوصیف کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ

پُرانوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوۡا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

دعوتِ اسلامی کی اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صفحات پر مشتمل کتاب "**عیون الحکایات**" جلد 2 صفحہ نمبر 308 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کیا کہ ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضِر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرَب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں اِس طرح عَرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پ۵، النسآء: ۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفِیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جس کا مُبارَک وُجود اُس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدَگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے مُعَطَّر (خوشبودار) ہوگئے۔ میری جان فِدا ہو، اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامَنی، سخاوت اور عفو و کرَم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اَشکبار آنکھوں سے وہاں سے رُخصت ہوگیا۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سُناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرمادی ہے۔ (عُیون الحکایات، ۲/۲۷۸ملخّصًا)

اِمامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس ایمان افروز واقعے اور غلامانِ مُصطفےٰ کی بارگاہِ رِسالت میں **شفاعت کی بھیک** مانگنے کے لیے حاضری کو آیتِ قرآنی کی روشنی میں کتنے پیارے انداز میں منظر کشی فرمارہے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جاءُوْکَ ہے گواہ ... پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی ... دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنہ اور تِرے حضور ... ہاں تُو کریم ہے تِری خُو در گزر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۲۸،۲۲۶،۲۰۵)

اشعار کی مختصر وضاحت: (1) بارگاہِ مصطفےٰ میں مجرم گناہگاروں کو حاضری کی دعوت دی گئی ہے تو گناہگاروں کی توبہ ضرور مقبول ہوگی۔ کریموں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے دروازے پر آئے ہوئے سائل کو انکار کرکے واپس کردیں۔ (2) منگتا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا تو آپ نے اس پر عطاؤں کی بارش فرمادی کیونکہ سوال بیان کرنے اور قبول ہونے میں صرف ایک ہاتھ کی دُوری ہے۔ (3) افسوس! مجھ جیسا بے حیا، کالے منہ اور سیاہ باطن والا آپ کے سامنے حاضر ہونے کی جُرأت کیسے کرسکتا ہے مگر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کریم ہیں اور درگزر کرنا آپ کی عادتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بَیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوگئی کہ اُس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ وزاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبردار آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیاجاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ دنیامیں آج بہت سے ایسے کئی لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہوگی مگر آہ! عاشقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت **"مدینۂ منورہ"** اور اس کے حُسِیْن و دِلکش مقامات کی زیارت سے مَحروم ہوں گے، جبکہ دوسری جانب وہ عاشقانِ رسول بھی ہوں گے جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال تھا اور نہ ہی جانے کے اسباب مگر زیارتِ مدینہ کے لئے اُن کا رونا، اُن کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مُخْلِصانہ کوششیں رنگ لائیں، اَسباب بنتے چلے گئے اور بالآخر اُنہیں بھی مدینۂ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا نصیب ہوگیا۔ کسی شاعِر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا مَنْصَب کہاں کی دَولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصْطَفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ طیبہ ایسا بابرکت وعظمت والا مُقدس و محترم مقام ہے کہ جو وہاں جاتا ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینۂ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ مبارک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب بے شمار یادیں موجود ہیں، مدینۂ طیبہ میں ایسا دِلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینۂ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صَبْر کرکے سعادت سمجھ کر اِسے قبول کرلینا چاہئے کہ وہاں تکلیف پر صَبْر کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اپنی شفاعت کی بشارت (خوشخبری) عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صَبْر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص اِرادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا، جو شخص مدینے میں رِہائش اِختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صَبْر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرَمین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا، اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قَبْر سے اُٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خَوف سے اَمْن میں رہے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، ۵۱۲/۱، حدیث ۲۷۵۵)

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے
شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۸)

مختصر وضاحت: یعنی میری یہ آرزو ہے کہ روزِ محشر آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ اے میرے اُمتی! تُو کیوں پریشان ہو رہا ہے تیری نجات کا پروانہ میرے پاس ہے یہ لے اور جنت میں داخل ہو جا۔ آپ کے علاوہ کس کی مجال ہے کہ میدانِ محشر میں رضاؔ کی شفاعت کرے کیونکہ وہاں شفاعت کے دُولہا تو آپ ہی ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سَفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکّہ دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے، اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اِس موقع پر بے صَبْری کرنا، آہ و بُکا کرنا، اُلجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینۂ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چُھوٹنے نہ پائے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اللہ والے مدینۂ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک

زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحَبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحَبَّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔ (بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ　　او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک　　حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یادرکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یادرکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام مالک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر زبردست عاشقِ رسول، مدینے شریف سے مَحَبَّت اور اُس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے لہٰذا ادب آپ کی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشَرے کو عِلْم و ادب دونوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، عِلْم کی دولت پاس ہوگی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور عِلْم سے خالی ہوں گے تو خطرہ ہے کہ بے اَدَبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خُصوصاً سفرِ مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اِس معاملے میں تھوڑی سی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہر وَقْت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینۂ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سَلْب ہوگئی اور مجھ پر عِتاب (غضب) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے

دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔(بہارِ مثنوی،۱۲۸ماخوذاً)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عُروج پر ہوتا ہے،اُن کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں،وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں،اُن کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے ،اُن پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ روضۂ اَنور کی زیارت کا جام پینے والے خوش نصیبوں کو تو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقّ تَرجُمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم، شفیعِ مُعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ** یعنی جس نے میری قَبْر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔(دار قطنی، کتاب الحج، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات ملے، وہاں رہیں تو برکتیں عطا ہوں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! طیبہ میں مر کے آنکھیں بند کئے ٹھنڈک بھرے راستے پر چلتے جاؤ کیونکہ یہ سیدھی سڑک ہے جو شفاعت نگر یعنی مدینۂ پاک کی جانب جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مدینۂ منورہ وہ مقدس ترین مقام ہے جو بے شمار خوبیوں سے مالا مال ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں اور اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں، چنانچہ

مدینۂ منورہ کی 14 خصوصیات

(1) رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارَک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے **مدینۃُ المنوَّرہ** کے ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے **100 نام** تحریر فرمائے ہیں۔ (2) مدینۃُ المنوَّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ (3) اللہ پاک کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے (4) اللہ پاک نے اِس کا نام **طابہ** رکھا۔ (5) سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوَّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے (6) مدینۃُ المنوَّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا۔ (7) یہاں کا گردو غبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب، ص۲۲) (8) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوَّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا اِستِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص۲۱۱) (9) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوَّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

(10) یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے۔ (11) جو وُضو کر کے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔ (12) حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے۔ (13) مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجه ج ۲ ص ۱۷۶ حديث: ۱۴۱۳) (14) مدینۂ منوَّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستّر ستّر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے

مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یُوسُف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونُسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوَّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَزارِ پُرانوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچِہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے! کیوں کہ مجھے میرے جدِّ امجد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آیندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (حُجَّۃُ اللّٰہ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۳)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۵)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانگ رہے ہیں اور مانگتے رہیں گے کیونکہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عطا سے منہ مانگی مرادیں عطا فرماتے ہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کلمۂ شہادت کے علاوہ کبھی "لا" نہیں فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے یا میں نہیں دے سکتا۔ اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی اگر کی شرط لگائی کہ اگر تم نے یہ کام کرلیا تو ہی ہم تمہیں دیں گے یا اگر ہمارے پاس فُلاں چیز آگئی تو ہی ملے گی بلکہ سائل نے جو سوال کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے عطا فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے زائرِ روضۂ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدُنا حاتمِ اَصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیارے آقا، رسولِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر حاضِری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کی، اب تو مجھے نامراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ تُربت (قبرِ انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور اُن سے راضی ہوگیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔ (**الروض الفائق**، ص ۳۰۶)

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا　　آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں

چوم لُوں کاش! نگاھوں سے سنہری جالی   اَشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت وباعثِ برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو مدینۂ پاک کی حاضری کا شرف پاچکے، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حَسین جلوؤں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجدِ نبوی کے دلکش مناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منبر و محراب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اِعزاز حاصِل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ اُنہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہوگی، جب وہ تصاویر میں اُن مناظر کو دیکھتے ہوں گے تو اُن کی آنکھیں اَشکبار ہوجاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہوگا۔ اے کاش! ربِّ کریم اُن عاشقانِ رسول کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضِریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں بھی اپنے قدموں میں بُلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہوجائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہوکر دُرُود وسلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے۔

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے   سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

میں صرف دیکھ لوں ایک بار سبز گنبد کو   بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں بھی اِیمان وعافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین

نصیب ہو جائے۔ یاد رہے! مدینے شریف میں مرنا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: (قِیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابُو بَکر و عُمَر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی قبریں کھلیں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اِکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا اِنتظار کروں گا حتّٰی کہ حَرَمَینِ شَرِیْفَیْن کے درمیان اُنہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶) ... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

اے عاشقانِ رسول! مدینے کی یادوں میں گم رہنے، اپنے دل کو محبّتِ مدینہ سے شاد و آباد رکھنے اور عشقِ مدینے میں مچلنے کا سلیقہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے

کے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اِختیار کرلیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**بعدِ فجر مَدَنی حلقہ**" بھی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کاثواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزرگانِ دِین کا تذکرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دِین کے ذِکرِ خیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار(Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوشِشوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑرہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمّت کرکے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں "**شَجَرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ**" سے شَجَرۂ عالِیَہ کے

دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرۂ عالیہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطَّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسِطے کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مدینۂ پاک کے فضائل و خصائص اور وہاں کے مقاماتِ مُقَدَّسہ کا ذِکرِ خَیر سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قَدَر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ مدینہ اِس کی فُرقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) **”مُؤَطَّا“** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔“ آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **”مُؤَطَّا“** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ ”میری اُمّت کا اِخْتِلاف رحمت ہے۔“[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ ”مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔“[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔“[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: ”یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔“ یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے

1... جامع الاصول فی احادیث الرسول لا بن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ج ۱، ص ۱۲۱

2... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، حدیث: ۱۳۶۳، ص ۷۱۰

3... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، حدیث: ۱۳۸۱، ص ۷۱۶۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ، حدیث: ۸۹۴۲، ج ۶، ص ۳۶۱

میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرہ پر دُنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرْوَر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے پوری طرح تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو ائیرپورٹ (Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے (یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھَڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشْعار کے مِصداق نَظَر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کامَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِالآخر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہوجانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سرزمین پر پہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۲)

اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سفرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مجلسِ تراجم“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غمِ مدینہ میں بے قرار رہنے اور مدینے کی یادوں کا اَسیر بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور عَمَلی طور پر خدمتِ دِین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک **”مجلس تراجم“** بھی ہے، جس نے اِنتہائی کم عرصے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا دنیا کی مختلف زَبانوں مَثَلاً انگلش، عَرَبی، فارِسی، فرِنچ، جرمن، چائنیز، اٹالین، رَشین، ہِندی، گُجراتی اور سِندھی کے علاوہ کم و بیش 37 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی تمام کُتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں، اِس کے عِلاوہ **”مَدَنی مکس لائبریری“** کے نام سے موبائل اپیلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کُتب و رسائل کا نہ صِرف خود مطالَعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست و اَحباب کو اِس اپیلی کیشن کا لِنک (Link) شئیر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان بھی کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ طیبہ کے بابَرَکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرکزِ عُشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارے کا سارا نور بار ہے اور آج بھی جگہ بہ جگہ مختلف دل کُشاں مساجد اور ضیابار مقاماتِ مُقدّسہ اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ مشہور مُحدِّث حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈُوب کر کتنی پیاری بات

کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قَدر نورانیّت ظاہِر ہو رہی ہے ! بے شک اِس کا سبب یِہی ہے کہ اِن تمام جگہوں (Places) میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نَظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔ (جذب القلوب ص۱۴۸)

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سَمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

آیئے ! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینۂ طیبہ کی **چند مساجد اور محترم و بابرکت مقامات کا مُختَصر** ذِکر سُنتے ہیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً 3 کلومیٹر جُنوب مغرِب کی طرف "قُبا" نامی ایک قَدیمی گاؤں ہے، جہاں یہ مُتبَرَّک مسجِد (یعنی مسجدِ قُبا) بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتِمام سے بَیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجِد نَبوی شریف سے درمِیانی چال سے چل کر تقریباً 40 منٹ میں عاشقانِ رسول مسجِد قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ہفتے کو کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر مسجِد قُبا تشریف لے جاتے تھے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۳) آیئے ! مسجِدِ قُبا میں حاضِر ہو کر نماز پڑھنے کے فضائل پر مُشتَمِل دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسجِد قُبا میں نَماز پڑھنا "**عُمرے**" کے برابر ہے۔ (ترمذی، ۱/۳۴۸، حدیث: ۳۲۴) ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجِدِ قُبا میں جاکر نَماز پڑھی تو اُسے "**عمرے**" کا ثواب ملے گا۔ (ابنِ ماجہ، ۲/۱۷۵، حدیث: ۱۴۱۲)

(2) مسجدِ غَمامہ

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ یاحَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنَوَّرہ آتے ہیں تو مسجدِ نَبَوی شریف آنے سے قبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجِد آتی ہے یہی **"مسجدِ غَمامہ"** ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عِیدُ الْفِطْر اور عِیدُ الاَضْحٰی کی نماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی۔ یہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہو گئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زبان میں غَمامہ کہتے ہیں، اِسی نِسبت سے اِسے اب **"مسجدِ غَمامہ"** کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی۔

آیئے! اب چند مزید مُقَدَّس مقامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(3) جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ پُرانوار ہے) اور منبرِ نُور بار (جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا دَرمِیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی جس کی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (یعنی چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوْضَۃُ الجَنَّہ یعنی **"جنَّت کی کیاری"** ہے، چُنانچِہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ** یعنی میرے گھر اور مِنبر کی دَرمِیانی جگہ جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث:۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے **"رِیَاضُ الْجَنَّۃ"** کہتے ہیں مگر اَصل لفظ **"رَوْضَۃُ الْجَنَّہ"** ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتَش سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۱)

مختصر وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے روضۂ انور اور منبر شریف کے درمیان کا وہ حصہ جس کو آپ نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے وہ آپ کے روضۂ انور کا ایسا پیارا باغیچہ ہے جس کی شان و شوکت سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

مزارِ سَیِّدُنا حمزہ

حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضورِ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، اعلانِ نبوّت کے دُوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور 15 شوال المکرم (3 ہجری) غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے، آپ کا مزارِ فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں 70 (Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

کاش! ہمیں بھی زیارتِ مدینۂ پاک کا شرف حاصل ہو جاتا!!!

لے رضا سب مدینے کو چلے
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

(حدائقِ بخشش، ص142)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

حیاتِ مُفتی امجد علی اعظمی اِک نظر میں

ولادتِ باسعادت

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔

نام ونسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔

القابات

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ اور فقیہِ اعظم ہند آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور القابات ہیں۔

تاریخِ وصال

1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

تدریس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ طالب علمی سے ہی درس و تدریس کے شعبے کو اختیار فرمایا اور علم کے پیاسوں کو سیراب فرمایا۔

بہارِ شریعت

دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات واحادیث

سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کر کے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا۔

کنزُالایمان

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجَمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔

فتاویٰ امجدیہ

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک اور کارنامہ فتاویٰ امجدیہ بھی ہے۔4 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب صدرالشریعہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہترین فتاویٰ کا مجموعہ ہے جنہیں آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد تحریر فرمایا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر و دفن کے مَدَنی پھول

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلاضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۸۴۶، عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ❁ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ میِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۸۴۴) ❁ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ❁ عَورَت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ❁ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ الله۔ (تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶) ❁ میِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) ❁ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اِس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ (**حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹**) ❁ قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴) ❁ اب مٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ۔ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہیں۔ اب باقی مٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (**جوهره ص ۱۴۱**) ❁ جتنی مٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (**فتاویٰ هندية، ۱/۱۶۶**) ❁ قَبْر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالِشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۴۶ مُلَخَّصاً) ❁ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۰ ماخوذاً) ❁ مُستَحَب یہ ہے کہ دفن کے بعد

قَبْر پر سُورۂ بَقَرَہ کا اوّل و آخِر پڑھیں، سرہانے (یعنی سَر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہارشریعت،۱/۸۴۶) ۞ شَجَرَہ یا عَہد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں، بلکہ "دُرِّمختار" میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اِس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے، ۞ مَیِّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ الله شریف لکھیں اور سینے پر کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی اُنگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہارشریعت ،۱/۸۴۸) ۞ قَبْر سے مَیِّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفْن کرنا واجِب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/ ۴۰۶ ماخوذاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت**، حصّہ 16 (312 صَفْحات) 120 صَفْحات پر مشتمل کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(4)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵